سوال

(617)خط میں حدیثوں کو بند کیوں کیا جانور پر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام و مسائل ص :۳۶۳ میں زمین مذکورہ حدیثوں میں شامل کی ہے جن سے رہن شدہ سواری اور لویری سے بعوض خرچہ کے نفع جائز ہے ۔ خط میں حدیثوں کو بند کیوں کیا جانور پر؟ علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ غیر منصوص مسائل میں عرف ورواج معتبر ہے بشرطیکہ وہ نص کے خلاف نہ ہو۔

ربا کی تعریف :

قرض پر اضافہ لیا جاتا تھا اور میعاد میں اضافہ سے سود میں بھی اضافہ ہوتا تھا ۔ (موطا امام مالکؒ تنویر الحوالک جلد ۲، ص :۸۰)

ربا میں دو شرطیں لازم ہیں : قرض پر اضافہ بطورِ شرط لیا جائے ، (۲) مہلت کے ساتھ قرض میں اضافہ ہوتا رہے ۔ (شرح المعانی الاثار از امام طحاوی جلد ۲، ص :۲۳۲۔ احکام القرآن) (صوبیدار محمد رشید، قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ آپ فرماتے ہیں : ''احکام و مسائل ص :۳۶۳ میں زمین مذکورہ حدیثوں میں شامل کی ہے جن سے رہن شدہ سواری اور لویری سے بعوض خرچہ کے نفع جائز ہے خط میں حدیثوں کو بند کیوں کیا جانور پر؟ تو محترم مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس فقیر الی اللہ الغنی نے احکام و مسائل کے ص :۳۶۳ پر کسی اور صفحہ پر اور اپنی کسی کتاب کے کسی صفحہ پر ارض مرہونہ کو مرہون جانور سے بعوض نفقہ فائدہ اُٹھانے والی حدیث میں شامل نہیں کیا۔ دیکھئے جناب نے خود احکام و مسائل کی عبارت نقل فرمائی ہے کہ ''سواری اور لویری پر خرچہ کے عوض نفع تو نص میں جائز ہے اس کے علاوہ اشیاء مرہونہ سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے زمین بھی ان میں شامل ہے بشرطیکہ وہ سود نہ ہو۔''آپ کی اس نقل کردہ عبارت میں بھی ارض مرہونہ کو مرہون جانور والی حدیث میں شامل نہیں کیا گیا بلکہ ''اس کے علاوہ اشیائ... الخ''کہہ کر ارض مرہونہ کو مرہون جانور والی روایت سے خارج کیا گیا ہے اور ربا و سود کو حرام قرار دینے والی نصوص، آیات واحادیث کے پیش نظر ''وہ سود نہ ہو'' والی شرط لگائی گئی ہے ۔ لہٰذا آپ کا مکرر لکھنا ''احکام و مسائل ص :۳۶۳ میں زمین کو مذکورہ حدیثوں میں شامل کیا ہے...الخ'' سراسر کج بحثی ہے شرح صدر سے شرع سمجھنے والی کوئی بات نہیں۔

آپ لکھتے ہیں ''ربا کی تعریف :...قرض پر اضافہ لیا جاتا تھا اور میعاد میں اضافہ سے سود میں بھی اضافہ ہوتا تھا'''' ربا میں دو شرطیں لازم ہیں : قرض پر اضافہ بطورِ شرط لیا جائے ، (۲) مہلت کے ساتھ قرض میں اضافہ ہوتا رہے '' پہلے لکھا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے ساتھ سونے کی، چاندی کے ساتھ چاندی کی متفاضلانہ نقد بنقد بیع اور

ردی کھجور کے دو صاعوں کی برنی کھجور کے ایک صاع کے ساتھ بیع کو ربا سود قرار دیا ہے ۔ جبکہ جناب والی تعریفوں کے مطابق یہ تینوں صورتیں ربا سود نہیں توجناب بتلایئے آپ کی تعریفیں درست ہیں ؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکا ان تینوں صورتوں کو ربا سود قرار دینا درست ہے ؟ شرح صدر کا کیا تقاضا ہے ؟ جناب کا ہی پیش کردہ شعر ہے

نکل جاتی ہے جس کے منہ سے سچی بات مستی میں

فقیہ مصلحت بین سے وہ رند بادہ خوار اچھا

اس فقیر الی اللہ الغنی نے پوری پوری کوشش کی ہے کہ کوئی ایک بھی ایسا کلمہ استعمال نہ کیا جائے جو جناب کی طبیعت پر گراں گزرے تاہم انسان ہوں کوئی بات ایسی ہوگئی ہو تو معذرت خواہ ہوں امید ہے آپ محسوس نہیں فرمائیں گے ۔ ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا ۔ ۱۴۲۳/۱۱/۲۴ھ

محترم ومکرم حافظ عبدالمنان نورپوری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

حافظ صاحب 1 آپ کو یاد ہوگا کہ انتفاع بالرھن کے مسئلے پر ہمارے درمیان نصف درج خطوط کا تبادلہ ہوا لیکن میری تسکین (رضوان اللہ علیہم اجمعینسوالisfرضوان اللہ علیھم اجمعین رضی اللہ عنہماسوال) نہیں ہوئی ۔ تھوڑی سی نصیحت دینے کی گستاخی کر رہا ہوں ۔ اکثر بلکہ سب اہل حدیث سوائے آپ کے ،جواب دینے سے کترا گئے ہیں (آپ سے ایسی ......)

ا...وفاقی شرعی عدالت سے احکام ومسائل کے صفحہ ۳۶۳ پر سوال وجواب کی وضاحت کرالیں وہاں ہم دونوں اپنے اپنے دلائل دیں گے کہ زمین سے انتفاع سود ہے یا نہیں ؟

ب...اپنی عدالت بنالیں یعنی ایک شخص آپ نامزد کریں ایک میں کرتا ہوں اور ایک غیر جانبدار کوئی وکیل یا جج ہو۔اپنے اپنے دلائل زبانی یا تحریری اُن کے سامنے رکھیں اور فیصلہ کرالیں ۔ میری طرف مولانا محمد حسین شیخوپوری اور جناب محمد نواز چیمہ صاحب میں سے کوئی ایک ، دونوں میں سے جو بات منظور ہو لکھیں تاکہ اگلی کارروائی شروع کردیں ۔

اس بات کا میں پھر یقین دلاتا ہوں کہ یہ تحقیق ہے کج بحثی ہرگز نہیں ۔ ویسے آپ کے خطوط میں دلائل کا ماخذ درج نہیں ہے ۔ واللہ یہ مسئلہ ہارجیت کا بھی نہیں بلکہ یہ حلال وحرام کا مسئلہ ہے ۔ ماشاء اللہ آپ توشیخ الحدیث ہیں آپ کو یاد ہوگا ترمذی شریف جلد ۲ ...وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ اور بھی ہیں دلائل وقت آنے پر عرض کروں گا ۔

اعلامُ الموقعین از ابن قیم kجلد ۲ اُردو انتفاع بالرھن سے منع کرنے کو حدیث دشمنی لکھا ہے ۔ ہم تو اہل حدیث ہیں آپ نے یہ مسئلہ لیا کہاں سے ؟ حالانکہ دو مماثل مسئلوں کا حکم ایک ہوگا بہرحال تو بعد میں عرض کروں گا اب صرف یہ لکھیں دونوں میں کس بات پر رضامند ہیں ۔ رضامند

ان شاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ جواب لکھنے میں تاخیر نہیں کریں گے ۔ (صوبیدار محمد رشید ، قصور)

w

ازعبدالمنان نورپوری بطرف جناب محترم صوبیدار (ر) محمد رشید صاحب ، حفظہما اللہ الحمید المجید

وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد 1 خیریت موجود عافیت مطلوب ۔ بوجہ بیماری جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی اُمید ہے محسوس نہیں فرمائیں گے ۔ یہ بندۂ فقیر الی اللہ الغنی تلمیذ الحدیث ہے آپ جیسے دوستوں بزرگوں نے طرح طرح کے القاب دینے شروع کردیے ہیں جن کو یہ بندہ فقیر الی اللہ الغنی پسند نہیں کرتا ۔

آپ نے دو تجویزیں پیش فرمائیں جن کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ متعلقہ موضوع پر میری تحریرات آپ کے پاس موجود ہیں جس عادل ومنصف عالم دین کو آپ پسند فرمائیں میری

تحریرات ان سے پڑھوا کر فیصلہ لے سکتے ہیں۔ باقی مجھے طلب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریرات آپ دکھا سکتے ہیں۔

رہی ترمذی شریف کی روایت : وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وہ ضعیف و کمزور ہے کیونکہ اس کی سند میں سیف بن ہارون نامی راوی ضعیف ہے۔ صاحب تحفۃ الاحوذی لکھتے ہیں :

((قولہ : عن (سیف بن ہارون) البرجمی قال فی النیل : ھو ضعیف متروک۔ وقال فی تھذیب التھذیب فی ترجمتہ : روی لہ الترمذی وابن ماجہ حدیثا واحدا فی السؤال عن الفراء ، والسمن ، والجبن الحدیث۔ (۳ ۴۴)۔

حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں : سیف بن ہارون البرجمی بضم الموحدۃ والجیم أبو الورقاء الکوفی ضعیف أفحش ابن حبان القول فیہ من صغار الثامنۃ أیضاً (۱۴۲)

خود امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

((ھذا الحدیث غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ ، وروی سفیان وغیرہ عن سلیمان التیمی عن أبی عثمان عن سلمان قولہ : وکأن الحدیث الموقوف أصح۔))

آپ لکھتے ہیں : ''اور بھی ہیں دلائل وقت آنے پر عرض کروں گا'' سابقہ دلائل کا حال تو لکھا جا چکا ہے آپ کے پاس میری تحریرات موجود ہیں ان میں دیکھ سکتے ہیں۔ لاحقہ دلائل جب آپ عرض کریں گے اس وقت ان کا حال بھی پیش کر دیا جائے گا ان شاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

جناب محترم لکھتے ہیں : ''اعلام الموقعین از ابن قیم جلد ۲ اُردو انتفاع بالرھن سے منع کرنے کو حدیث دشمنی لکھا ہے'' آپ سے درخواست ہے اعلام الموقعین سے حافظ ابن قیم کی عربی عبارت لکھیں مہربانی ہوگی کیونکہ اُردو ترجمہ کرنے والے بسا اوقات ترجمہ میں خطا کر جاتے ہیں۔

پھر آپ لکھتے ہیں : ''ہم تو اہلحدیث ہیں آپ نے یہ مسئلہ لیا کہاں سے حالانکہ دو مماثل مسئلوں کا حکم ایک ہوگا'' اس فقیر الی اللہ الغنی نے یہ مسئلہ جہاں سے لیا اس کی وضاحت اپنی تحریرات میں کر دی ہے جو آپ کے پاس موجود ہیں ان میں دیکھ لیں۔ باقی ''دو مماثل مسئلوں کا حکم ایک ہوگا'' کے اثبات میں قرآن مجید کی کوئی آیت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی صحیح یا حسن حدیث پیش فرمائیں کیونکہ آپ لکھتے ہیں : ''ہم تو اہل حدیث ہیں'' بڑی مہربانی ہوگی۔

تمام احباب واخوان کی خدمت میں تحیۂ سلام پیش فرما دیں۔ ۲ ۲ ۱۴۲۵ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خیریت دارم وخیریت خواہم۔ آپ کی ناساز طبیعت کا جان کر بہت صدمہ ہوا۔ اللہ پاک آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مسلسل خطوط کا باقاعدہ جواب دینے پر آپ لائق صد آفرین ہیں اور علماء حق کی یہ بنیادی خوبی ہے۔ جس معیار کی آپ نے دلیل مانگی ہے وہ تو آپ کے تمام خطوط میں بھی نہیں ہے یعنی الانتفاع بالرھن کے ناجائز ہونے کی، اگر ہے تو نشاندہی فرمائیں۔ حافظ صاحب میں ایک دفعہ پھر بحالت ایمان ویقین یاد کروا دوں کہ میں تحقیق کر رہا ہوں، ہاں مقلد میں نہیں ہوں، خدا شاہد ہے کہ میں حق آنے پر ذرا پس وپیش کیے بغیر مان لوں گا کہ آپ حق پر ہیں مگر دلیل سے اور یہی میں آپ سے اُمید رکھتا ہوں۔ یہ کوئی انا کا مسئلہ نہیں بننا چاہیے۔ گزشتہ رمضان میں بندہ ناچیز کو ارض القرآن جانا نصیب ہوا۔ وہاں بھی میں نے یہ مسئلہ اُٹھایا تو انہوں نے اُسے جائز کہا۔

المائدۃ : ۸۷۔ ''ایمان والو نہ حرام کرو پاک چیزیں جو حلال کیں اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ بڑھو حد سے۔''

النحل : ۱۱۶۔ ''یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے وہ حرام ہے تو ایسے حکم لگا کر اللہ پاک پر جھوٹ نہ باندھو۔''

الحجرات : ۱۔ ''ایمان والو1 اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلمسے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔''

ان آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

مشکوٰۃ جلد ۳، ازابن عباس رضی اللہ عنہ وَمَا سَکَتَ عَنۂٗ فَھُوَمِمَّا عَفَا عَنۂٗ

مشکوٰۃ : ... وَمَا سَکَتَ عَنۡ اشیاء من غیر نسیان فلا تبعثوا عنھا ...الخ

ترمذی شریف والی آپ نے غریب لکھ دی ان پر بھی غور فرمالیں ۔ باقی دلائل کا بھی وزن کریں ۔

امام جلال الدین سیوطی k ''الاشباہ والنظائر'' میں مسند بزار، ترمذی، طبرانی کے حوالے سے کئی حدیثیں نقل کی ہیں ۔ اورمذکورہ حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں : ((الاصل فی العادات ان لایحظر الاما حظرہ اللہ ۔ (ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱، ص : ۲۶۳)) پھر لکھتے ہیں : ((دل علی ان الاصل فی اشیاء الاباحۃ)) یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ چیزوں میں اصل اباحت ہے الا یہ کہ نص میں منع ہو ۔ ابن عابدین رسالہ ثانیہ جلد ۱، ص : ۴۴ میں لکھتے ہیں : ((والحدیث فی شرع لہ اعتبار... ولذعلیہ الحکم یدار... الخ)) مجھے افسوس ہے کہ ابن قیم کی کتاب عربی نہیں اُردو کاپی بھیج رہاہوں ۔ ویسے مترجم اتنی بددیانتی نہیں کرسکتاکہ متن ہی بدل دے ۔ بہرحال آپ عربی دیکھ لیں اور تسلی کرلیں ۔ صحیح بخاری کی شرح ازمولانا داوٗد راز کی فوٹی کاپی بھی بھیج رہاہوں ۔

میں نے اچھے بھلے معتبر لوگوں سے آپ کا فتویٰ خط والا اورکتاب والا پڑھایا توسب نے اس میں تضاد پایا ۔ ذرا آپ بھی غور فرمالیں دوبارہ ۔ جانوروالی حدیثیں کتاب میں کھلی ہیں مگر خط میں بند بغیر کسی دلیل کے ۔ ایسی توقع مجھے آپ سے ہرگز نہیں ہے ۔ آپ کی بندوالی دلیل لغو ہے ۔ اکابرین اہل حق امام ابن تیمیہ ا اورابن قیم ا الانتفاع بالرھن کو جائزثابت کرتے ہیں ۔ آپ بتائیں کہ کس بنیاد پر حرام کرتے ہیں اگرمذکورہ عالم آپ کواپنے سے کم علم نظر آئیں توانّا للہِ ...... کوئی تلخ وترش بات ہو تومعذرت ۔ جلد جواب کا منتظر (رشید)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص534

محدث فتویٰ